المراۃ المؤمنة کمثل عمل سبعین صدیقاً وان عمل المراہ الفاجرۃ الف فاجر۔ (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنہ صالحہ عورت کا عمل ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہے، اور فاجرہ عورت کی بدعملی ہزار فاجروں کی بدعملی کی طرح ہے۔

عورت پر ایک پورا گھر قائم ہوتا ہے اگر عورت ٹھیک ہے تو وہ گھر دنیا میں جنت کا نمونہ ہوتا ہے گھر کے انتظام سے لے کر بچوں کی پرورش تک تمام مراحل بخوبی طے پاتے ہیں اس لئے نیک صالحہ بیوی مومن بندے کے لئے بہت بڑی نعمت ہے اور نیک صالحہ بیوی کی علامت یہ ہے کہ اپنے شوہر کو خوش رکھے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے؛

عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا له من زوجة صالحة ان امرها الطاعته وان نظر الیہا سرته وان اقسم علیہا لا برته وان غاب عنہا نفته فی نفسہا وماله (۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومن بندے نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو نیک وصالحہ بیوی سے بڑھ کر ہو کہ اگر شوہر کوئی بات کہے تو اُسے پورا کرے، اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کرے، اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم دے تو اُسے پورا کرے، اگر شوہر کہیں چلا جائے تو اپنی جان اور اُس کے مال کے بارے میں خیر کا معاملہ کرے۔

یعنی نیک عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کو خوش کر دے یعنی اپنا رنگ ڈھنگ شوہر کی مرضی کے مطابق رکھے کہ شوہر اُسے دیکھے تو خوش ہو جائے، عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے جب باہر نکلتی ہیں تو بن ٹھن کر تیار ہو کر اچھے کپڑے پہن کر نکلتی ہیں اور جب گھر میں ہوتی ہیں تو میلی کچیلی اور گندی رہتی ہیں، شوہر اس حالت میں دیکھتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے یہاں تک کہ شادی بیاہ، رشتہ داروں کے یہاں اور اجنبی غیر محرم تک کے لئے بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے مگر شوہر کے لئے نہیں، ایسا کرنا ٹھیک

نہیں ہے۔ عورت کو چاہئے کہ شوہر کے لئے زیب و زینت اختیار کرے، شوہر کے لئے زیب و زینت اختیار کرنے پر اجر وثواب ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے:

عن انس بن مالك رضی الله عنه عن النبی ﷺ ان رجلا خرج و أمرتهٔ ان لا تخرج من بیتها وکان أبوها فی اسفل الدار وکانت فی اعلاها فمرض ابوها فارسلت الی النبی (ﷺ) فذکرت ذالك لهٔ فقال اطعنی زوجك فمات ابوها فارسلت الی النبی (ﷺ) فقال اطعنی زوجك فارسل الیها النبی ﷺ ان الله غفر لابیها لطاعتها لزوجها۔(۳)

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ: ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا۔ اس کے والد گھر کے نیچے حصے میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی۔ اُس کے والد بیمار ہوئے تو اُس نے حضور ﷺ کے پاس پیغام بھجوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر اس کا باپ فوت ہوگیا اس نے پھر آپ کی خدمت اقدس میں پیغام بھجوایا آپ ﷺ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔

پھر حضور ﷺ نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کی اطاعت کرنے کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت فرمادی ہے۔

اگر نیک عورت اپنے شوہر کی فرماں برداری و اطاعت کرے تو اس کے والد کی مغفرت ہو جاتی ہے تو خود اس عورت کی مغفرت تو بدرجہ اولیٰ ہوگی، لہٰذا عورت کو تمام امور میں شوہر کی اطاعت کرنی چاہئے۔ یہ روایت اُن عورتوں کے لئے درس عبرت ہے کہ جو شہر سے لڑ جھگڑ کر میکے روانہ ہو جاتی ہیں اور میکے والوں کی باتوں کو شوہر کے احکام پر ترجیح دیتی ہے۔

جبکہ سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان کے مطابق شوہر کی اطاعت کرنے والی بیوی کے لئے دوسری مخلوق بھی استغفار کرتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہے اور اس کی فرماں بردار ہو تو اس کے لئے ہوا میں پرندے، سمندر میں مچھلیاں، آسمانوں میں فرشتے اور جنگلوں

میں جانور دعائے استغفار کرتے ہیں۔

کس قدر افضل ہے شوہر کی اطاعت دعائے مغفرت کرتی ہیں سمندر میں مچھلیاں

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر کوئی بیوی اپنے شوہر کو یہ کہے۔

جزاك الله خيرا

یعنی اللہ کی طرف سے آپ کو عمدہ بدلہ عطا ہو۔

تو دونوں کے گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو عورت اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

عن ابی هريره رضی الله عنه قال رسول الله ايما إمرءۃ اتقت ربّها وحفظت فرجها و اطاعت زوجها فتح لها ثمانية ابواب الجنة قيل لها ادخلی من حيث شئت(۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ کے خوف سے اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت فرمانبرداری کرے اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دُروازے کھول دیئے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جا۔

تمام جنتی مرد و عورتیں اپنے مخصوص اعمال کی بناء پر اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت میں داخل ہوں گے، کچھ ایک دروازے سے جانے کہ مستحق ہوں گے اور کچھ خوش نصیب ایسے بھی ہوں گے جن کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے ان کی مرضی جس دروازے سے چاہیں جنت میں داخل ہو جائیں، ان میں سے یہ خوش نصیب عورتیں بھی ہوں گی۔

عورت کی سربلندی و عظمت جس سے عیاں ہے
خدا کے بعد وہ اس کا مجازی خدا ہے

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال رسول الله ابلغ من لقت نساءً ان طاعة الزوج و اعترفاً لحقه يعدل ذٰلك و قليل منكن

من یفعلہٗ (۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو ان سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اور ان کے حق کا اعتراف عین انصاف مگر ایسی عورتیں تم میں بہت کم ہیں۔

عورتوں کو چاہئے کہ اپنے شوہروں کا شکریہ ادا کریں ان کا خیال اُن کا احسان ماننا یہی ہے کہ وہ جو کچھ ان کے ساتھ بھلائی کریں اس پر ان کی تعریف کریں اس طرح محبت بھی ہوتی ہے اور ناشکری سے بھی بچیں گی۔ حدیث میں آتا ہے کہ:

عن ام سلمة رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ قال ایما إمرأة ماتت وزوجها راض دخلت الجنة

حضرت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو و ورت جنت میں جائے گی۔

جنت کی عورتوں کی یہ صفت ہوگی کہ وہ شوہر سے بہت زیادہ محبت کریں گی اس لئے عورت کو چاہئے کہ وہ شوہر کے ساتھ محبوبانہ برتاؤ کرے دنیاوی آرائش کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کیلئے اس سے محبت کرے کیونکہ شوہر سے محبت کرنے والی سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرتا ہے۔

کیا شانِ تعظیمی اللہ نے عورت کو عطا کی ہے — ہر نیک عمل پر اجر دوگنا لکھا ہے
گر نیک ہے بیوی تو دی ہے اُسے جنت کی بشارت — اور ماں ہے تو قدموں میں جنت لکھی ہے

اس مقالے میں بیوی کے فرائض پر چند آیات اور حدیث مبارکہ پیش کی ہے تا کہ مجھ سمیت تمام صنف نازک کے اندر دین پر چلنے کا شوق پیدا ہو جائے اور ہماری زندگی کے تمام معاملات قرآن وسنت کے مطابق گزر جائیں اور ہم سب دونوں جہانوں میں کامیاب اور کامران ہو جائیں۔

حواشہ وحوالہ جات:

۱۔ سورہ احزاب، آیات ۳۰۔۳۱

۲۔ کشف الاستاد، ج۱۶، ص ۱۵۷

۲۔ ابن ماجہ، ۲۲ مشکوۃ

۳۔ مجمع الزوائد، جلد ۲، ص ۳۱۶

۴۔ مجمع الزوائد، جلد ۲، ص ۳۰۶

۵۔ مجمع الزوائد، ج ۴، ص ۳۵۸

خواتین سے حسن سلوک

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

شگفتہ محمود

ایم۔اے اسلامک اسٹڈیز سال اوّل

حمد ہے اس ذات کی جس نے سب انسانوں کو یکساں عزت وحسن سلوک کا مستحق قرار دیا۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر وہی یٰسین وہی طٰہٰ، وہی قرآن وہی فرقان!

معاشرے کا ہر فرد اچھے سلوک کا خواہاں ہوتا ہے لیکن طاقت ور کمزور سے بدسلوکی کو عیب نہیں سمجھتا ہے خاص کر بیوی سے،

سورہ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ (سورہ حجرات، آیت ۱۳)

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ ''عورت'' اسی طرح انسان ہے جس طرح ''مرد'' انسان ہے اور انسانیت کے اس وصف میں دونوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے۔ پوری دنیا میں عورتوں کے ساتھ ناروا اور نازیبا سلوک کیا جاتا ہے۔ عورت کو پیر کی جوتی سمجھ کر اس کی عزت کو

مٹی کی ڈھول سمجھا جاتا، پوری دنیا کی عورتیں مردوں کے ظلم وستم کی چکی میں پس رہی تھیں، جیسے تیز آندھیوں میں ہر چیز تہس نہس ہو جاتی ہے، اسی طرح ''عورت'' کا حال تھا۔ اس کے حقوق مردوں کے ہاتھوں پامال ہورہے تھے۔ ماں، بہن، بیٹی کی عظمت کسے کہتے ہیں، اس سے مردوں کی اکثریت ناواقف تھی۔ چند دن کی معصوم جان کو اُس کا ظالم شوہر اُٹھا کر کرلے جاتا اور جلتی ہوئی ریت میں دبا دیتا۔ لیکن احتجاج کا ایک لفظ اُسے زبان سے نکالنے کی اجازت نہیں تھی، اُس کے دل پر اس کی بے بسی کے آنسو قطرہ قطرہ ٹپکتے رہتے، لیکن شوہر کے خوف سے اُس کی آنکھیں سوکھی رہتی تھیں۔

لبوں پر اُسکے آتی تھی ہنسی سہمی ہوئی ایسے کہ آغوشِ خزاں میں مسکراتی ہو کلی جیسے

عورتوں کی زندگیاں غلاموں سے ابتر اور جانوروں سے بدتر گزر رہی تھیں، اس کی آہوں اور سسکیوں سے اللہ عزّوجل کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا آخری نبی اور رحمت للعالمین کو مبعوث فرما کر دنیا پر احسان عظیم فرمایا۔

اللہ نے اپنی رحمت سے ایک چاند عرب میں چمکایا کیا خوب کرشمہ قدرت کا، دنیا والوں کو دکھلایا
اس چاند کا نام محمد ہے کتنا میٹھا کتنا پیارا اس چاند سے دنیا روشن ہے اس چاند سے یہ جگ اُجیالا

آپ ﷺ نے جہاں معاشرتی، سیاسی، مذہبی اخلاقی حالات کو تبدیل فرمادیا وہیں عورت کو معاشرے میں ایک عظیم مقام عطا کیا۔

اسلام نے دیا تجھے وہ اُوج وہ کمال تاریخ کائنات میں جس کی نہیں مثال

آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبے میں فرمایا:

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

آپ ﷺ کی تعلیمات نے عرب کے خراب معاشرہ کو ایک اعلیٰ معاشرہ بنا دیا۔ جنہوں نے آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا وہ عام مرد نہیں رہے، بلکہ اللہ کے پسندیدہ بندے بن گئے۔

آپ ﷺ کی محبت اور تربیت نے ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کر دیا، کل تک جو بچی باپ کی محبت کو ترس رہی تھی اب وہ باپ کی شفقت کی خوبصورت چھاؤں میں تھی، وہی آنکھیں جن میں کل تک اُس کے لئے غصہ اور نفرت تھی، آج اپنی آنکھوں میں ایک عظیم باپ کی محبت کا ٹھاٹیں مارتا سمندر نظر آرہا تھا۔ وہی ہاتھ جن سے کئی کئی بیٹیاں زندہ دفن کیں جاتیں تھیں۔

آج وہی ہاتھ ان کے سروں پر شفقت اور محبت کی ڈھال کی مانند تھا، وہ بیوی جسے بیٹا نہ ہونے کے جرم میں گھر سے نکال دیا جاتا تھا اور وہ بیٹے کے حصول کے لئے غیروں کے دروازے پر دستک دیتی پھرتی تھی وہ عورت جب اسلام کے مضبوط قلعہ میں داخل ہوئی تو اُسے مقدس چار دیواری اور چادر کے انمول تحفہ سے نوازا گیا۔

سورۃ احزاب میں ارشادِ ربانی ہے:

تم لوگوں کے لئے رسول ﷺ کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ ہے۔''

اسی طرح ارشادِ ربانی ہے:

بلاشبہ آپ ﷺ اخلاق کے سب سے بلند مقام پر فائز ہیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

عورتوں کے بارے میں بھلائی اور بہتری کا سبق سیکھو۔

عورت جب نکاح کے بعد اپنے شوہر کے گھر میں داخل ہوتی ہے تو محض ایک جذباتی تعلق ہی نہیں بلکہ ایک اعلیٰ مقدس اخلاقی رشتہ قائم ہوجاتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

عورتیں تمہارے لباس ہیں اور تم عورتوں کے لئے لباس ہو۔

جس طرح لباس سے انسانی جسم کی پردہ پوشی اور حفاظت ہوتی ہے اسی طرح ایک عورت مرد کی بیوی بن کر اس کے جوہر عصمت کی حفاظت کرتی ہے، اسی طرح مرد کو بھی چاہئے کہ عورت کا پردہ پوش بن کر اس کی عصمت وعفت کا محافظ بن جائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

تم مردوں میں سے بہترین وہ مرد ہے جو اپنے اہل وعیال کے حق میں بہتر ہے اور میں خود اپنے اہل وعیال کے حق میں بہتر ہوں۔

رسول اکرم ﷺ خود بھی اپنے اہل وعیال سے حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرتے۔

آپ ﷺ کی ازواج مطہرت کپڑے سینے کے لئے سوئی پیش کرتیں تو آپ ﷺ ان کو سوئی پرو کر دیا کرتے تھے اگر وہ سبزی پکاتیں تو آپ ﷺ سبزی کاٹ دیا کرتے تھے، آپ ﷺ اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے اور ان کے حقوق کا بھی مکمل خیال